روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۰	۱۴ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ہش	۲۷ ربیع الثانی ۱۳۶۱ ھ	۱۴ ماہ مئی ۱۹۴۲ء	نمبر ۱۱۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ۔

سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو آج بخار کی تکلیف رہی۔ درجۂ حرارت ۱۰۵ تک پہنچ گیا۔ احباب دعائے صحت کریں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت نے ایکماہ کی رخصت کے بعد اپنے عہدہ کا چارج لے لیا ہے۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور جناب سید زین العابدین صاحب ناظر امور عامہ رکروٹمنٹ کے سلسلہ میں افسران متعلقہ سے ملاقات کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔

کل بعد نماز عصر منشی نور محمد صاحب نے اپنی بھانجی بنت بابو عبد الغفور صاحب مرحوم کی تقریب رخصتانہ میں ...

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۶۱ ھ

مسئلہ طلاق اور غیر مسلم اقوام

خاوند اور بیوی کا تعلق نہایت اہم تعلق ہے اور اسلام نے حکم دیا ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو اس کا احترام کیا جائے۔ اور اسے قائم رکھنے کی کوشش کی جائے۔ لیکن انسانی طبائع میں چونکہ اختلاف پایا جاتا ہے۔ اور بعض اوقات یہ اختلاف اس حد تک پہونچ جاتا ہے۔ کہ نہ تو اسے مٹایا جاسکتا ہے۔ اور نہ اس کی موجودگی میں زندگی امن اور اطمینان کے ساتھ بسر کی جاسکتی ہے۔ اس لئے اسلام نے یہ بھی اجازت دی ہے۔ کہ اگر کسی خاوند بیوی کے درمیان یہ حالت پیدا ہو جائے۔ اور اصلاح حال کی تمام کوششیں بے کار ثابت ہو جائیں تو چاہیئے۔ کہ وہ ایک دوسرے سے شریفانہ طور پر علیحدگی اختیار کر لیں۔

اس کے مقابلہ میں اور کسی مذہب نے اس بات کی اجازت نہیں دی۔ ہندو دھرم میں یہ امر نہایت معیوب قرار دیا گیا ہے۔ کہ کوئی خاوند اپنی بیوی سے یا کوئی بیوی اپنے خاوند سے علیحدہ ہو سکے۔ حالانکہ جس طرح اور انسانی کاموں میں نقائص غلطیاں اور کوتاہیاں پائی جاتی ہیں۔ اسی طرح خاوند بیوی کے انتخاب میں بھی ہو سکتی ہیں۔ اور جس طرح اور غلطیوں کی اصلاح کے لئے کوشش کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح اس بارہ میں بھی کوشش کرنی معیوب نہیں ہو سکتی۔ لیکن ہندوؤں میں کہا جاتا ہے۔ کہ جس مرد و عورت کا رشتہ بطور خاوند بیوی طے ہو گیا۔ خواہ وہ کتنا ہی غیر مناسب ہے۔ اس کی کبھی اور کسی حالت میں بھی اصلاح نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ وہ ایسا مضبوط رشتہ ہے کہ اسے موت کے سوا کوئی چیز توڑ نہیں سکتی۔

اسی خیال کے ماتحت آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند جی نے یہ تو برداشت کر لیا۔ کہ ایک شادی شدہ عورت ان حالات میں جن میں اس کا خاوند مناسب ثابت نہ ہو۔ یا کوئی خاوند ایسی صورت میں جبکہ اس کی بیوی اس کے لئے موزوں ثابت نہ ہو۔ نیوگ کر لیں۔ یعنی غیروں سے ازدواجی تعلقات پیدا کر لیں۔ مگر یہ گوارا نہیں کیا۔ کہ وہ علیحدگی اختیار کر لیں۔ یہ اس بارے میں اس انسان کا فیصلہ ہے۔ جسے موجودہ زمانہ کا رشی۔ ہندو قوم کا مصلح۔ اور ویدک دھرم کو اس کی اصلاح یافتہ صورت میں پیش کرنے والا قرار دیا جاتا ہے۔

غرض ہندو دھرم میں خاوند بیوی کی علیحدگی کسی صورت میں بھی جائز قرار نہیں دی گئی۔

عیسائیت میں بھی اس علیحدگی کی اس وقت تک اجازت نہیں۔ جب تک زناکاری کا الزام پایۂ ثبوت تک نہ پہونچا دیا جائے اور ظاہر ہے۔ کہ جو خاوند بیوی اپنے تعلقات قائم نہ رکھ سکتے ہوں۔ انہیں علیحدگی اختیار کرنے میں کس قدر افسوسناک حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہوگا۔

چونکہ ناقابل برداشت حالات میں مرد اور عورت کو مل کر زندگی بسر کرنے کے لئے مجبور کرنا فطرت انسانی کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ اس لئے باوجود اس کے کہ عیسائیوں کو ان کے مذہب نے علیحدگی کی اجازت نہیں دی۔ انہوں نے قانونی طور پر علیحدگی کو جائز قرار دے رکھا ہے۔ اور عیسائی ممالک میں بڑی کثرت سے طلاقیں ہوتی رہتی ہیں۔ ہندوؤں میں بھی جوں جوں بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ اور وہ اپنے مذہب کی غیر فطری پابندیوں کو ناقابل برداشت محسوس کر رہے ہیں۔ وہ بھی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ قانونی طور پر طلاق کو اپنے لئے جائز قرار دے لیں لیکن چونکہ ہندوؤں کو ابھی تک اس میں کامیابی نہیں ہوئی اور وہ اپنے لئے کوئی معین صورت پیدا نہیں کر سکتے۔ اس لئے جب حالات کسی کو مجبور کر دیتے ہیں۔ تو وہ خود ہی کوئی صورت تجویز کر لیتا ہے۔

لکھنؤ کی ایک تازہ اطلاع مظہر ہے کہ کاکوری کیس کے سابق اسیر جوگیش چندر چیٹرجی۔ اور شریمتی درگا دیوی جنہوں نے چار سال ہوئے شادی کی تھی۔ یہ محسوس کر کے کہ وہ خاوند بیوی کے طور پر رہتے ہوئے آرام کی زندگی بسر نہیں کر سکتے۔ باہمی رضامندی سے جب ایک دوسرے سے الگ ہونے کا فیصلہ کر لیا۔ تو اس فیصلہ کا اعلان کرنے کے لئے ایک دعوت کا انتظام کیا۔ جس میں اپنے دوستوں کو مدعو کر کے بتا دیا۔ کہ آج کے بعد ہم خاوند بیوی نہ رہیں گے۔ اور ہم پر ایک دوسرے کے متعلق کوئی ذمہ واری عائد نہ ہوگی۔ آئندہ ہم ایک دوسرے سے دوستوں کے طور پر ملیں گے۔ خاوند بیوی کی حیثیت سے نہیں۔

اس واقعہ کا ذکر کرتا ہوا ایک آریہ اخبار "پرکاش" (۱۰۔ مئی) لکھتا ہے:۔

"لامذہب لوگوں نے دواہ کو ایک پوتر۔ اور اٹوٹ (کبھی نہ ٹوٹ سکنے والا) سمبندھ نہیں۔ ایک مذاق سمجھ رکھا ہے"

مگر سوال یہ ہے۔ کہ جب ہندو مذہب اور اس کے ماننے والے واقعات، اور حالات کو قطعاً نظر انداز کر کے یہ قرار دیں کہ بیاہ کا رشتہ کسی صورت میں ٹوٹ نہیں سکتا۔ تو وہ لوگ کیا کریں۔ جن کا آرام و اطمینان اس سمبندھ نے چھین رکھا ہو۔ کیا وہ نیوگ کی اس تعلیم پر عمل کریں۔ جو خاوند بیوی کی ناموافقت کی صورت میں سوامی دیانند جی نے پیش کی ہے۔ اور جس پر آج تک ویدک دھرم پر چلنے والا کوئی آریہ عمل کرنے کی جرأت نہیں کر سکا۔

جس طرح سیدھے راستہ کو چھوڑ کر ٹیڑھے رستہ پر چلنے والا ٹھوکریں کھاتا اور تکلیف اٹھاتا ہے۔ اسی طرح اسلام نے انسانی فطرت کے پیش نظر جو تعلیم دی ہے اور جو فطرت کے عین مطابق ہے۔ اسے نظر انداز کرنے والے بھی ٹھوکر پر ٹھوکر کھاتے ہیں۔ جس کی نہایت واضح مثال مسئلہ طلاق ہے۔ آریوں کے خاوند بیوی کے ناموزوں حالات سے مجبور ہو کر نیوگ پیش کیا مگر وہ ایسا طریق عمل ہے۔ کہ اس کا نام لینا بھی کوئی پسند نہیں کرتا۔

یوم التبلیغ کے متعلق ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے تحت ہماری جماعت ہر سال دو یوم التبلیغ مناتی ہے۔ ان میں سے ایک غیر مسلم اصحاب کے لئے مخصوص ہوتا ہے۔ اور دوسرا مسلمانوں کے لئے۔ جماعت احمدیہ کا گزشتہ تجربہ بتا رہا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تبلیغی ایام بہت مفید اور بابرکت ہیں۔ اور نہ صرف جماعت احمدیہ کے افراد میں ان سے بیداری پیدا ہوتی ہے۔ بلکہ دوسروں پر بھی اچھا اثر پڑتا ہے۔ امسال ایک یوم التبلیغ کے لئے نظارت دعوت و تبلیغ نے ۲۴ مئی بروز اتوار مقرر کیا ہے۔ اور یہ غیر مسلم اصحاب میں تبلیغ کے لئے مخصوص ہے۔ سیکرٹریان تبلیغ کا فرض ہے کہ وہ اپنی جماعتوں کے تمام افراد کو یوم التبلیغ میں سرگرمی سے حصہ لینے کی تاکید کریں۔ اور انتظام کے ساتھ تبلیغ میں حصہ لیں۔

چند نکات

جناب شیخ! فراست[1] کے بس کی بات نہیں
حدیثِ عشق ہوا و ہوس کی بات نہیں

یہ مائدہ ہے بہشت کے مَن و سلوٰی کا
بصل کا تذکرہ فوم و عدس کی بات نہیں

یہ ایک سلسلہ در سلسلہ[2] ہے طوبیٰ کا
گیاہِ خوردہ و خاشاک و خس کی بات نہیں

چمن کے ساز سے جوڑ اپنا تار مرغ اسیر
نوا کی رو نہیں جاری قفس کی بات نہیں

کریں علاج کہاں تک طبیب سے تنویر
کہ دردِ دل کوئی ایک دو نفس کی بات[3] نہیں

تنویر

۱ الہام ۲ سلسلہ نبوت ۳ ایاک نستعین

ایک بیکار اور بیمار نے سال ہشتم کا چندہ ۳۱ مئی سے پہلے ادا کر دیا

مکرمی حاجی ممتاز علی خانصاحب جو ایک عرصہ سے نور ہسپتال میں بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکو اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اپنے سال ہشتم کا وعدہ باوجود بیماری اور بے کاری کے ۳۱ مئی ۱۹۴۲ء سے قبل پورا کر کے لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سال ہشتم کے ۱۰ روپے حضور میں پیش کر کے مجھ بیمار اور بیکار کے لئے دعا کی درخواست کریں۔ اور حضور کی خدمت میں سال نہم کا وعدہ ۱۱ روپے پیش کر کے منظوری لے دیں۔ تا میں سال نہم کا چندہ بھی ادا کرنا شروع کر دوں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے انکو سال نہم کا چندہ ادا کرنے کی منظوری عطا فرما دی ہے۔ جن احباب کو اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ اور وہ سال ہشتم کا چندہ دے چکے ہوں۔ انہیں سال نہم کا چندہ یکمشت یا قسط وار داخل کرنے کی اجازت ہے۔ کئی دوست ہیں جو سال نہم بلکہ سال دہم بھی دے چکے۔ اور کئی سال نہم قسط وار دے رہے ہیں۔ پس وہ جو سال ہشتم کا چندہ اب تک نہیں دے سکے۔ وہ ۳۱ مئی تک داخل کرنے کا ماحول آج سے ہی پیدا کریں۔ کیونکہ ۳۱ مئی تک ادائیگی اس لئے ضروری ہے کہ تحریک جدید۔ مرکزی تبلیغی فنڈ کی قسط ۳۱ مئی کے معاً بعد ادا کرنا ضروری ہے۔

اس کے علاوہ زمیندار احباب بھی جن کی فصل نکل آئی ہے یا نکلنے والی ہے کوشش کریں۔ کہ اپنا سال ہشتم کا وعدہ ۳۱ مئی تک ادا کر دیں۔ گو بڑے بڑے زمینداروں کی فصل جیسا کہ علاقہ بار میں مربعہ جات کے زمیندار ہیں۔ جون کے آخر یا جولائی کے ابتدا میں نکلتی ہے۔ اس لئے ایسے زمینداروں کے لئے ۳۱ جولائی تک ادا کرنا السابقون میں داخل کر دیتا ہے۔ مگر جن کی فصل پہلے نکل آئے۔ انہیں کوشش کر کے ۳۱ مئی تک چندہ داخل کر دینا چاہیئے۔ بڑے بڑے زمیندار بھی اپنا انتظام کر کے ۳۱ مئی تک ادا کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کے ذرائع وسیع ہیں۔ پس زمیندار اور شہری جماعتوں کے احباب کو اپنا وعدہ ۳۱ مئی ۴۲ء تک پورا کر لینا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

فتنہ دجال کا قرآن کریم میں ذکر

"روح القدس کبھی کسی نبی پر کبوتر کی شکل پر ظاہر ہوا۔ اور کبھی کسی نبی یا اوتار پر گائے کی شکل پر ظاہر ہوا۔ اور کسی پر کچھ یا مچھ کی شکل پر ظاہر ہوا۔ اور انسان کی شکل کا وقت نہ آیا۔ جب تک انسان کامل یعنی ہمارا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث نہ ہوا۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہو گئے۔ تو روح القدس بھی آپ پر بوجہ کامل انسان ہونے کے انسان کی شکل پر ہی ظاہر ہوا۔ اور چونکہ روح القدس کی قوی تجلی تھی جس نے زمین سے لے کر آسمان کا افق بھر دیا۔ اس لئے قرآنی تعلیم شرک سے محفوظ رہی۔ لیکن چونکہ عیسائی مذہب کے پیشوا اور روح القدس نہایت کمزور شکل میں ظاہر ہوا تھا۔ یعنی کبوتر کی شکل پر۔ اس لئے ناپاک روح یعنی شیطان اس مذہب پر فتح یاب ہو گیا۔ اور اس نے اپنی عظمت اور قوت اس قدر دکھلائی۔ کہ ایک عظیم الشان اژدہا کی طرح حملہ آور ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف نے عیسائیت کی ضلالت کو دنیا کی سب ضلالتوں سے اول درجہ پر شمار کیا ہے۔ اور فرمایا کہ قریب ہے کہ آسمان و زمین پھٹ جائیں۔ اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ کہ زمین پر ایک بڑا گناہ کیا گیا۔ کہ انسان کو خدا اور خدا کا بیٹا بنایا۔ اور قرآن کے اول میں بھی عیسائیوں کا رد اور ان کا ذکر ہے۔ جیسا کہ آیت ایاک نعبد اور ولا الضالین سے سمجھا جاتا ہے۔ اور قرآن کے آخر میں بھی عیسائیوں کا رد ہے۔ جیسا کہ سورۃ قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد سے سمجھا جاتا ہے۔ اور قرآن کے درمیان میں بھی عیسائی مذہب کے فتنہ کا ذکر ہے۔ جیسا کہ آیت تکاد السموٰت یتفطرن منہ سے سمجھا جاتا ہے۔ اور قرآن کریم سے ظاہر ہے کہ جب سے کہ دنیا ہوئی مخلوق پرستی اور دجل کے طریقوں پر ایسا زور کبھی نہیں دیا گیا۔ اسی وجہ سے مباہلہ کے لئے بھی عیسائی ہی بلائے گئے تھے۔ نہ کوئی اور مشرک۔" (کشتی نوح)

میجک لینٹرن سے لیکچروں کا سلسلہ

ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے اپنے ذاتی مصارف سے میجک لینٹرن کے ذریعہ نہایت مفید اور پُر اثر لیکچروں کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ اور وہ چند مقامات پر لیکچر دے چکے ہیں جو بہت اعلےٰ نتائج پیدا کر رہے ہیں۔ ماسٹر صاحب نے پہلا لیکچر موجودہ جنگ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں پر تیار کیا ہے۔ حضور کے الہامات اور پر ہیبت نثر و نظم کے اقتباسات پہلے پردے پر دکھائے جاتے ہیں۔ پھر جنگ کے ہولناک مناظر لوگوں کی آنکھوں کے سامنے آتے ہیں۔ جن سے پبلک پر اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے۔ کہ حضرت اقدس کے قریباً ۴۰ سال پہلے کہے ہوئے الفاظ آج حرف بحرف پورے ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ہندوستانیوں کو اس ہولناک عذاب سے بچنے کے طریق بھی بتائے گئے ہیں اور گورنمنٹ سے تعاون کی تحریک کی جاتی ہے۔ غرض ماسٹر صاحب کے لیکچر ہر لحاظ سے ملک و ملت کے لئے مفید ہیں۔ میں احمدی احباب کو تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے اپنے مقامات پر ماسٹر صاحب کے لیکچر کرائیں۔ نیز اس کام میں ماسٹر صاحب کی امداد بھی فرمائیں۔ کیونکہ وہ بہت سا خرچ اپنی جیب سے کر چکے ہیں۔ ناظر امور عامہ

تین ٹائپسٹوں کی فوری ضرورت

نظارت ہذا میں قرآن کریم کے انگریزی مسودات ٹائپ کرانے کے لئے تین ہوشیار اور قابل ٹائپسٹوں کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹس مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجی جائیں۔ ناظر تالیف و تصنیف قادیان

فضیلتِ اسلام

عبادتِ الٰہی کی غرض اور اس کے رُوحانی فوائد

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کو جو اس کی آخری الہامی کتاب ہے۔ اور جس میں شریعت کے تمام احکام پُوری تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں جن خصوصیت کا حامل بنایا ہے۔ اُن میں سے ایک بہت بڑی خصوصیت یہ ہے کہ قرآن کریم جب کوئی حکم دیتا ہے۔ تو ساتھ ہی اس کی حکمت اور غرض و غایت بھی بیان کر دیتا ہے۔ تا طبائع پر اُس حکم کی تعمیل گراں نہ گزرے۔ اور وُہ پُورے شوق کے ساتھ اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اگر صرف احکام دیئے جاتے۔ اور ان کی حکمتیں بیان نہ کی جاتیں۔ تو بے شک عمل کرنے والے پھر بھی عمل کرتے۔ ماننے والے پھر بھی مانتے۔ اور اللہ تعالےٰ کی رضا کی خواہش رکھنے والے پھر بھی اس کے احکام پر چلنا سعادتِ دارین یقین کرتے۔ مگر ذہنوں میں وُہ جِلا پیدا نہ ہوتا۔ جو حکمتوں کے بیان کرنے کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔ ان حکمتوں کا ایک حصہ تو ایسا ہے۔ جسے خود قرآن کریم نے بیان کر دیا ہے۔ مگر ایک حصہ ایسا بھی ہے جسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا۔ چنانچہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرائض کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یعلمھم الکتاب والحکمۃ۔ کہ یہ رسُول لوگوں کو کتاب۔ اور حکمت سکھاتا ہے۔

غرض اسلام اور قرآن کا بنی نوع انسان پر یہ بھی بہت بڑا احسان ہے۔ کہ اُس نے صرف صداقت پیش نہیں کی۔ بلکہ اُس صداقت کو پُرحکمت دلائل سے مزین بھی فرمایا ہے۔ تا لوگوں کو معلوم ہو۔ کہ اس کتاب کو علیم و حکیم ہستی نے نازل کیا ہے۔ مثال کے طور پر صرف اس حکم کو پیش کیا جاتا ہے جو عبادت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ عبادت انتہائی اور کامل تذلل کا نام ہے۔ اور یہ امر ظاہر ہے۔ کہ کامل تذلل خدا تعالےٰ کے سوا اور کسی کے لئے جائز نہیں۔ اسی وجہ سے عبادت کا حکم محض خدا کے لئے ہے۔ یہ جائز نہیں کہ انسان اصنام و احجار کے آگے سر سجود ہو۔ یا دیوی دیوتاؤں کے سامنے اپنی حاجات پیش کرے۔ مگر جہاں باقی مذاہب صرف اللہ تعالےٰ کی عبادت کا حکم دینے پر اکتفا کرتے ہیں۔ وہاں اسلام اس عبادت کی حکمت اور اس کی غرض و غایت پر بھی روشنی ڈالتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ اس مختصر سی آیت میں نہ صرف عبادت کا حکم دیا گیا ہے بلکہ کئی دلائل بھی اس بات کو ثابت کرنے کے لئے دیئے گئے ہیں۔ کہ کیوں عبادت کی جائے۔ چنانچہ پہلی وجہ لفظ رب استعمال کر کے یہ بتائی۔ کہ دُنیا میں جب کوئی شخص کسی سے نیکی کرتا ہے۔ یا کسی دُکھ اور تکلیف کی گھڑی میں اس کی مدد کرتا ہے۔ تو دُوسرا شخص ساری عمر اس کا ممنونِ احسان رہتا ہے جب ایک معمولی نیکی کرنے والے کے متعلق انسان کے جذبات کی یہ کیفیت ہوتی ہے تو کس طرح سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ انسان اللہ تعالےٰ کی عبادت نہ کرے۔ یا اس کی ضرورت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دے۔ حالانکہ وُہ رب ہے۔ اس نے انسان کی ربوبیت کی اور اسے اپنے فضل سے نہایت ناقص حالت سے ترقی دیتے دیتے اعلےٰ مقام تک پہونچایا۔ پس اللہ تعالےٰ نے عبادت کا حکم دے کر اس کی دلیل بیان کر دی۔ اور فرمایا۔ عبادت کا حکم تمہیں اس لئے دیا جاتا ہے۔ کہ تم پر خدا تعالےٰ کے ان گنت احسانات ہیں۔ اس نے تمہیں عالمِ وجود میں لا کر تم پر بہت بڑے احسانات کئے ہیں۔ اسی طرح رب کہہ کر ان لوگوں کی بھی تردید کر دی گئی ہے۔ جو غیر اللہ کی پرستش کرتے ہیں۔ آج دُنیا میں کہیں پتھر کی عبادت کی جاتی ہے۔ کہیں سانپ بچھو۔ موذی درندوں۔ ستاروں۔ چاند۔ سُورج۔ پہاڑ۔ درخت اور دریا وغیرہ کو پوجا جاتا ہے۔ بعض ایسے بھی ہیں۔ جو شوالنگ کے آگے سر جھکا دیتے ہیں۔ ایسے تمام لوگوں کی رب کہکر تردید کر دی گئی ہے اور اسلام نے بتایا ہے۔ کہ عبادت اسی کی کرنی چاہیئے جو رب ہو۔ اور جس کا انسان کی ترقی میں حقیقی دخل ہو۔ اس پر سوال پیدا ہو سکتا تھا۔ کہ جب رب کی ہی پرستش کرنی ہے تو ماں باپ اور بادشاہ وغیرہ کی بھی عبادت کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ ماں باپ بھی بچوں کی ربوبیت کرتے ہیں۔ اور بادشاہ کا بھی رعایا کی پرورش میں بہت کچھ دخل ہوتا ہے اس شبہ کے ازالہ کے لئے فرمایا ربکم الذی خلقکم اپنے اُس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا۔ ماں باپ بے شک ایک قسم کے رب ہوتے ہیں۔ بادشاہ بے شک ایک قسم کا رب ہوتا ہے۔ مگر اس کا خلق میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔ اور عبادت اس کی کرنی چاہیئے۔ جو رب ہی نہ ہو۔ بلکہ خالق بھی ہو۔ پھر اس پر اور زیادہ زور دینے کے لئے فرمایا۔ خدا تعالےٰ کا صرف یہی احسان نہیں۔ کہ وُہ رب ہے اور پھر تمہارا رب ہے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر وہ تمہارے باپ دادا کا بھی محسن ہے۔ گویا اس کے احسان کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ جیسے دُنیا میں بھی لوگوں کے احسان مختلف مدارج رکھتے ہیں۔ کوئی شخص اگر ریل میں ہمیں بیٹھنے کے لئے جگہ دے دے۔ تو وُہ بھی ہمارا محسن ہوتا ہے۔ مگر اُس کا احسان اس شخص کے مقابلہ میں کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ جو پشتہا پشت سے احسان کرتا چلا آ رہا ہو۔

پس فرمایا۔ خدا تعالےٰ نہ صرف تمہارا رب ہے۔ بلکہ تمہارے باپ دادا کا بھی رب ہے۔ اس وجہ سے تمہارا فرض ہے۔ کہ تم اس کی عبادت کرو۔ اس کے بعد فرمایا:۔ لعلکم تتقون۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ عبادت سے خدا تعالےٰ کو کوئی فائدہ ہوگا۔ بلکہ یہ حکم محض تمہارے فائدہ کے لئے ہے۔ تم اس کے نتیجہ میں ہر قسم کے نقصان سے بچ جاؤ گے۔ خواہ وہ جسم کے متعلق ہو۔ یا اخلاق کے متعلق ہو۔ یا روحانیت کے متعلق ہو۔

یہ عبادت جس کا اسلام نے اپنے متبعین کو حکم دیا ہے کئی رنگ کی ہوتی ہے۔ جن میں سے ایک رنگ کی عبادت وُہ ہے۔ جو نماز کی صورت میں ادا کی جاتی ہے۔ نماز کو عربی زبان میں صلوٰۃ کہتے ہیں۔ اور صلی جلنے کو کہا جاتا ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ صحیح معنوں میں وہی نماز کہلا سکتی ہے جس میں ایک سوزش اور درد پایا جاتا ہو۔ اور اللہ تعالےٰ کے حضور گریہ و بکا سے کام لیا گیا ہو۔ اس نماز کی قرآن کریم نے بعض شرائط بھی بیان کی ہیں۔ یہ ہیں:۔

اوّل۔ طہارتِ جسمانی۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ واذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم۔ جب نماز کے لئے کھڑے ہو۔ تو وضو کر لیا کرو۔ دوسری جگہ فرمایا۔ وان کنتم جنبًا فاطھروا۔ اگر جنبی ہو۔ تو غسل کر لیا کرو۔

دوم۔ اوقاتِ مقررہ پر نماز ادا کرنا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتابًا موقوتا۔ سوم۔ نماز پر دوام۔ فرماتا ہے۔ الذین ھم علیٰ صلوٰتھم دائمون۔

چہارم۔ نماز کی محافظت۔ یعنی خطرناک سے خطرناک حالات میں بھی جب تک ہوش و حواس قائم ہوں۔ نماز کی حفاظت کی جائے۔ اللہ تعالےٰ مومنوں کی یہ صفت بیان فرماتا ہے۔ والذین ھم علیٰ صلوٰتھم یحافظون۔ پنجم۔ نماز کی حقیقت سے باخبر رہنا۔ فرماتا ہے۔ ویلٌ للمصلین الذین ھم عن صلوٰتھم ساھون۔

ششم۔ نماز ریا سے پاک ہو۔ اس میں کسل نہ ہو۔ منافقوں کے متعلق فرمایا الذین ھم یراؤن کہ وُہ ریا کے لئے نماز پڑھتے ہیں۔ دوسری جگہ فرمایا۔ لا یاتون الصلوٰۃ الا وھم کسالیٰ وُہ نماز کی ادائیگی میں بڑی سستی سے کام لیتے ہیں۔ ہفتم۔ نماز باجماعت ادا ہو وارکعوا مع الراکعین۔ ہشتم نماز میں خشوع و خضوع ہو۔ فرماتا ہے۔ الذین ھم علیٰ صلوٰتھم خاشعون۔

جب کوئی شخص اس رنگ میں اللہ تعالےٰ کی عبادت کرے۔ اور اُن تمام شرائط کو بجا لائے جن کو شریعتِ اسلامیہ نے بیان کیا ہے تو آخری نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ایسا شخص ہر قسم کی آلائشوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ اور اس کا دِل خدا تعالےٰ کی صفات کا عرش بن جاتا ہے چنانچہ فرماتا ہے۔ ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر۔ اس قسم کی نماز انسان کو بدی۔ اور بے حیائی کی باتوں کے قریب بھی نہیں پھٹکنے دیتی کیونکہ اللہ تعالےٰ کا نقشہ ہر وقت انسان کی آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔ اور وُہ اس کے جلال سے لرزاں و ترساں رہنے کی وجہ سے بدی سے متنفر ہو جاتا۔ اور خدا تعالےٰ کے قرب میں زیادہ سے زیادہ بڑھتا چلا جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تین زبردست پیشگوئیاں

ہندو مذہب کے مقابلہ میں اسلام کی فتح

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تیسری پیشگوئی ہندو مذہب کے بارہ میں ہے جو پنڈت لیکھرام کے متعلق تھی۔ اس پیشگوئی کے پورے ہونے میں ہندو مذہب کے عقیدہ کو محفوظ رکھا گیا۔ کیونکہ ہندوؤں کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کسی جرم کو بھی بغیر سزا کے نہیں چھوڑتا۔ وہ اس معاملہ میں رحم کے قائل نہیں ہیں۔ اور اس بات پر اعتقاد جمائے بیٹھے ہیں۔ کہ ایک دفعہ جب کسی انسان سے کوئی گناہ یا غلطی سرزد ہو جائے۔ تو جب تک وہ اس کی سزا نہ بھگت لے۔ اس وقت تک اس کی مخلصی نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ خدا تعالےٰ کی طرف سے انہیں جو نشان دکھایا گیا۔ وہ اس قسم کا تھا جس میں سزا کا پہلو غالب تھا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ پنڈت لیکھرام پشاوری جو آریوں کا ایک بہت بڑا لیڈر تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بہت گستاخی اور بے ادبی کیا کرتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے اس بے ادبی اور گستاخی سے باز رہنے کی تلقین فرمائی۔ اور یہ بھی تحریر فرمایا۔ کہ اگر وہ اسلام کی صداقت اور معجزات سے منکر ہے۔ تو اس کے متعلق اللہ تعالےٰ کے حضور سے اطلاع پا کر کوئی پیشگوئی کی جائے۔ اس کے جواب میں اس نے بڑی گستاخی سے کہا۔ کہ میری نسبت جو پیشگوئی چاہے کر لیں۔ مجھے اس پر کوئی یقین نہیں۔ بلکہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ لکھا۔ کہ آپ نعوذ باللہ تین سال تک فوت ہو جائیں گے۔ آپ نے اس کی طرف سے جب یہ بے باکی دیکھی۔ تو اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں جھکے۔ اور لیکھرام کے متعلق یہ پیشگوئی فرمائی۔

(۱) وعدنی ربی واستجاب دعائی فی رجل مفسد عدو اللہ ورسولہ المسمی لیکھرام الفشاوری واخبرنی انہ من الھالکین۔ انہ کان یسب نبی اللہ ویتکلم فی شانہ بکلمات خبیثۃ۔ فدعوت علیہ فبشرنی ربی بموتہ فی ستّ سنین ان فی ذالک لایۃ للطالبین (کرامات الصادقین)

"یعنی خدا تعالےٰ نے اللہ اور رسول کے ایک دشمن کے بارہ میں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں نکالتا ہے۔ اور ناپاک کلمے زبان پر لاتا ہے جس کا نام لیکھرام ہے مجھے وعدہ دیا۔ اور میری دعا سنی۔ اور جب میں نے اس پر بد دعا کی۔ تو خدا تعالےٰ نے مجھے بشارت دی۔ کہ وہ چھ سال کے اندر ہلاک ہو جائے گا۔ یہ ان کے لئے ایک نشان ہے جو سچے مذہب کو ڈھونڈتے ہیں"۔

(۲) لیکھرام کی پیشگوئی کے متعلق ایک اور جگہ فرمایا۔ "اس کی نسبت جب توجہ کی گئی۔ تو اللہ جلشانہ کی طرف سے یہ الہام ہوا۔ عجل جسد لہ خوار لہ نصب و عذاب۔ یعنی یہ صرف ایک بے جان گوسالہ ہے جس کے اندر سے ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے۔ اور اس کے لئے ان گستاخیوں اور بدزبانیوں کے عوض میں سزا اور رنج اور عذاب مقدر ہے۔ جو ضرور اس کو مل رہیگا اور اس کے بعد آج جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء روز دوشنبہ ہے۔ اس عذاب کا وقت معلوم کرنے کے لئے توجہ کی گئی۔ تو خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا۔ کہ آج کی تاریخ سے جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں کی ہیں عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا۔"

(آئینہ کمالات اسلام خاتمہ کتاب)

(۳) پھر اس پیشگوئی کی اس قدر وضاحت فرما دی۔ کہ اس میں ہلاکت کا دن بھی معین کر دیا گیا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک عربی شعر میں فرماتے ہیں ؎

وبشرنی ربی وقال مبشراً
ستعرف یوم العید والعید اقرب

یعنی میرے خدا نے ایک پیشگوئی کے پورا ہونے کی خبر دی ہے۔ اور خوشخبری دے کر کہا کہ تو عید کے دن کو پہچانے لگا جبکہ نشان ظاہر ہو گا۔ اور عید کا دن نشان کے دن سے بہت قریب اور ساتھ ملا ہوا ہو گا۔ (نزول المسیح صہ۱۸۲)

(۴) اس پیشگوئی کی مزید تصریح میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنا ایک کشف تحریر فرماتے ہیں۔

"میں نے دیکھا کہ ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل گویا اس کے چہرے پر سے خون ٹپکتا ہے۔ گویا وہ انسان نہیں ملائک شداد غلاظ سے ہے۔ وہ میرے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ اور اس کی ہیبت دلوں پر طاری تھی۔ اور میں اس کو دیکھتا تھا۔ کہ اس نے مجھ سے پوچھا کہ لیکھرام کہاں ہے۔ اور ایک اور شخص کا نام لیا۔ جو یاد نہیں رہا۔ اور کہا کہ وہ کہاں ہے۔ تب میں نے سمجھ لیا۔ کہ یہ شخص لیکھرام اور اس دوسرے کی سزا دہی کے لئے مقرر کیا گیا ہے"۔ (ٹائیٹل برکات الدعا)

غرض یہ زبردست اور ہیبت ناک پیشگوئی بڑی صراحت کے ساتھ کی گئی۔ اور اس میں کوئی پہلو اجمال اور اخفا کا نہیں رہا تھا۔ یہاں تک کہ قتل کی کیفیت تاریخ اور دن تک کی تعیین کر دی گئی۔ آخر یہ پیشگوئی ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو لفظ بلفظ پوری ہوئی۔ جبکہ پنڈت لیکھرام کو لاہور شہر میں کسی نامعلوم الاسم شخص نے دن دہاڑے پیٹ میں چھری گھونپ کر ہلاک کر دیا۔ اور جیسا کہ پیشگوئی میں بتلایا گیا تھا۔ یہ دن عید سے بالکل ملحق دن تھا۔

غرض باوجود تمام احتیاطی تدابیر۔ اور ہر طرح کی حفاظت کے لاہور جیسے شہر میں دن کے وقت وہ پیشگوئی بڑی آب و تاب کے ساتھ پوری ہوتی ہے۔ اور واقعہ قتل کے بعد بھی ہندو قوم اپنا سارا زور قتل کا سراغ لگانے پر صرف کرتی ہے۔ مگر کوئی پتہ نہیں چلتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس پیشگوئی کے متعلق فرماتے ہیں۔ "اللہ اللہ یہ کیسا ہیبت ناک اور دہشت ناک نشان ظاہر ہوا۔ جس نے آنکھوں والوں کو خدا کا چہرہ دکھا دیا۔" (نزول المسیح صہ۱۷)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی بڑی وضاحت اور صراحت کے ساتھ پوری ہوئی۔ اور جس طرح ہندوؤں کا یہ عقیدہ تھا۔ کہ ہر ایک جرم اور گناہ کی سزا لازمی طور پر بھگتنی پڑتی ہے۔ اور اس بارہ میں ایشور رحم نہیں کرتا۔ اس عقیدہ کے مطابق ہی اس پیشگوئی میں ان کے ساتھ سلوک ہوا۔ کہ جو میعاد اور کیفیت پیشگوئی کے الفاظ میں بتائی گئی تھی۔ بعینہٖ اس کے مطابق تمام واقعات رونما ہوئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا موجب بنے۔

خاکسار ملک محمد عبداللہ قادیان

ماہواری رپورٹ احمدیہ مشن گولڈ کوسٹ

ماہ مارچ ۱۹۴۲ء میں اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ۶۶ دیہات میں تبلیغ کی گئی۔ بیس لیکچر دیئے گئے۔ ۱۴۴۷ سامعین ان تقاریر سے مستفید ہوئے ۶۰ اشخاص کو بذریعہ پرائیویٹ ملاقات تبلیغ کی گئی۔ ۱۳ نو مبایعین سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ چار بار خدام الاحمدیہ کے اجلاس منعقد کئے گئے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں باقاعدہ روزانہ ڈاک کے جوابات دیئے جاتے رہے۔ مبلغین کلاس کی پڑھائی بدستور جاری رہی۔ ہر روز بعد نماز فجر قرآن مجید حدیث شریف۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تذکرہ کا درس جاری رہا۔ انسپکٹر آف سکولز نے ہمارے اکرافل سکول کا معائنہ کیا۔ بچوں کے Hand کے [illegible] سے بہت ہی خوش ہوا اور اساتذہ سے وعدہ کیا۔ کہ وہ سکول کی گرانٹ میں اضافہ کرنے کی کوشش کریگا۔

خاکسار نذیر احمد مبشر مبلغ گولڈ کوسٹ

مولوی محمد علی صاحب سے چند مطالبات

(۱)

بیعت میں اقرار نبوت لینے کے متعلق نص قرآنی یا حدیثی پیش کریں

۲۹ مارچ کو خان بہادر میاں محمد صادق صاحب اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے درمیان جو مکالمہ ہوا۔ اس کے متعلق پیغام صلح کے ۲۸ اپریل کے پرچہ میں مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین نے اس بغض کی وجہ سے جو انہیں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے ہے۔ ایک نہایت ہی دل آزار تمسخر آمیز اور اشتعال انگیز مضمون لکھا ہے۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس گفتگو کے دوران میں فرمایا تھا کہ "بیعت درحقیقت اقرار اطاعت کے لئے ہوتی ہے۔ اور بیعت کرنے وہی آتا ہے جو پہلے دعویٰ اور مقام کو مان لیتا ہے۔ اس کے شرائط بیعت میں نبوت و رسالت کے ذکر کی ضرورت نہیں ہوتی" اور اس کے ثبوت میں حضور نے قرآن مجید سے آیت یا ایھا النبی اذا جاءک المؤمنات یبایعنک الخ (سورہ ممتحنہ) پیش کر کے فرمایا۔ کہ اس جگہ اللہ تعالےٰ نے شرک چوری۔ زنا۔ قتل اولاد اور بہتان تراشی سے اجتناب اور اطاعت در معروف کو شرائط بیعت قرار دیا ہے۔ جناب مولوی صاحب نے اس گفتگو کے متعلق خامہ فرسائی کرتے ہوئے اپنے مضمون کا عنوان یہ تحریر کیا ہے۔ "محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی نبوت کا اقرار نہ لیتے تھے" حالانکہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس گفتگو کے موقعہ پر یہ ہرگز نہیں فرمایا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی نبوت کا اقرار نہیں لیتے تھے۔ بلکہ آپ نے فرمایا ہے۔ کہ بیعت کی غرض کیا ہے۔ اور فرمایا۔ کہ بیعت اقرار اطاعت کے لئے ہوتی ہے۔ اور بیعت کرنے وہی آتا ہے جو پہلے دعویٰ اور مقام کو مان لیتا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرنے والا آپ کے دعوائے نبوت کو مان کر آپ کی بیعت کرتا تھا۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار وہ پہلے کرتا تھا۔ اور بیعت بعد میں اور چونکہ بیعت اقرار اطاعت کے لئے ہوتی ہے۔ اس لئے بیعت کے وقت نبوت کا اقرار لینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

خود لفظ بیعت بتاتا ہے۔ کہ بیعت نبی کے ہاتھ پر اپنے تئیں خدا کی راہ میں بیچ دینے کا نام ہے۔ گویا بیعت اس امر کی علامت ہوتی ہے۔ کہ اب یہ بندہ اپنا مال جان خدا کی راہ میں قربان کرنے پر آمادہ ہے اسی بیعت کے مفہوم کو اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں دوسری جگہ یوں واضح فرمایا ہے۔ کہ ان اللہ اشتریٰ من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ کہ بے شک خدا تعالےٰ نے مومنوں سے ان کا جان و مال خرید لیا ہے۔ اور اس کے بدلہ میں ان کے لئے جنت کا وعدہ کرتا ہے۔ پس بیعت درحقیقت اقرار اطاعت کے لئے ہوتی ہے۔ اور اس لحاظ سے کہ جو شخص بیعت کرنے آتا ہے۔ وہ مامور کے دعوے اور مقام کو مان کر آتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آپ کی نبوت کا اقرار کرنے والے سے ہی بیعت لیتے تھے۔ لیکن بیعت کی شرائط میں حضور نے واضح الفاظ میں اپنی نبوت کا اقرار لینے کو شامل نہیں کیا۔ اور مولوی محمد علی صاحب کے لئے اس پر چیں بجبیں ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ اگر ان کے پاس اس امر کا کوئی ثبوت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی نبوت کے اقرار کو باقی شرائط بیعت کے ساتھ بیعت لیتے وقت دہرایا کرتے تھے۔ تو وہ اس امر کا ثبوت پیش کر دیں۔ لیکن اس وقت تک مولوی صاحب نے اس کا کوئی ثبوت پیش نہیں کیا۔ اور نہ کر سکتے ہیں

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے پیش کردہ اصل کے ثبوت میں جو نص قرآن مجید سے اس مکالمہ کے موقعہ پر پیش فرمائی۔ مولوی محمد علی صاحب نے اس پر بھی جرح کی ہے۔ اور جوش اعتراض میں یہ نہیں سوچا۔ کہ میں خود اس آیت کے متعلق اپنی تفسیر بیان القرآن میں کیا لکھ چکا ہوں۔ مولوی صاحب نے اذا جاءک المومنات یبایعنک کے متعلق حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے استدلال پر جرح کرتے ہوئے لکھا ہے

"اب آیت قرآنی کو لو جو جناب میاں صاحب نے بطور دلیل پیش کی ہے۔ یہ شروع یہاں سے ہوتی ہے۔ اذا جاءک المؤمنات یبایعنک جب مومن عورتیں تجھ سے بیعت کریں۔ مگر تفسیر کبیر جدید کے بلند پایہ مصنف کو مومنات کا لفظ ہی نظر نہیں آتا۔ وہ کہتا ہے۔ کہ اس آیت کی شرائط بیعت میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا کوئی ذکر نہیں...... آیت قرآنی میں تو مومنات کا لفظ ہے۔ اور وہاں صرف مومن عورتوں کی بیعت کا ذکر ہے۔ اب مومن نہیں ہو رہیں۔ بلکہ پہلے سے مومن ہیں۔"

مولوی محمد علی صاحب جو تفسیر بیان القرآن کے مصنف ہیں۔ اور ہمیشہ اپنے مفسر قرآن ہونے کے گن گاتے رہتے ہیں۔ اپنی تفسیر میں زیر آیت مندرجہ بالا لکھتے ہیں۔ کہ فتح مکہ کے دن جو عورتیں آئی تھیں۔ جن میں ہند زوجہ عتبہ تھیں۔ ان سے انہی الفاظ میں بیعت لی گئی۔ اب مولوی صاحب غور فرمائیں۔ فتح مکہ کے دن آ کر بیعت کرنے والی عورتیں جن میں ہندہ بھی شامل تھی۔ کیا ایسی عورتیں تھیں۔ جن سے ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پہلے بیعت لے کر انہیں داخل اسلام کر چکے تھے۔ اور اس بیعت میں اقرار نبوت لے چکے تھے۔ اور اب ان سے بیعت رضوان اور بیعت تحت الشجرہ کی طرح کی بیعت لی گئی تھی جن کا حوالہ مولوی صاحب نے اپنے مضمون میں دیا ہے۔ کیا اس سے پہلے ہندہ جس کا نام لے کر مولوی صاحب نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے۔ اقرار نبوت والی بیعت کر چکی تھی۔ یا یہی وہ پہلی بیعت ہے جو عورتوں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی شرائط میں لی جس میں اقرار نبوت نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ان عورتوں کو قرآن مجید میں مومنات باعتبار ما یکون (مستقبل کے) کہا گیا ہے۔ اور عربی زبان کے قواعد کے لحاظ سے اسم فاعل کا استعمال ایسے معنوں میں بکثرت ہوتا ہے۔ اور مومنات کا لفظ بھی اسم فاعل ہے۔ پس ان کو مومنات اس لحاظ سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر ایمان لا کر مومنات بننے والی تھیں۔ جیسے کہ اللہ تعالےٰ نے مسیح علیہ السلام کو فرمایا یا عیسیٰ انی متوفیک۔ اے عیسیٰ میں تجھے وفات دینے والا ہوں۔ اب دیکھئے اس آیت میں خدا تعالےٰ نے اپنے تئیں مسیح کا متوفی قرار دیا ہے۔ حالانکہ اس وقت تک خدا تعالےٰ نے مسیح کو وفات نہ دی تھی۔ بلکہ انہیں آئندہ کسی زمانہ میں وفات دینے والا تھا۔

پھر اس آیت کے یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں۔ کہ ان عورتوں کو مومنات اس لحاظ سے کہا گیا۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دعوے اور مقام کو تسلیم اور آپ کے نبی ہونے پر دل سے ایمان لا کر بیعت کرنے آئی تھیں۔ اور چونکہ یہ نبوت پر ایمان بیعت سے پہلے لا چکی تھیں۔ اس لئے عورتوں کے عام نقائص مدنظر رکھ کر شرائط بیعت تجویز کی گئیں۔ اور ان عورتوں سے ان شرائط پر بیعت لی۔

چونکہ اسی طرح ہر شخص جو کسی مامور کے ہاتھ پر بیعت کرنے آتا ہے۔ اس کے دعوے اور مقام کو مان کر آتا ہے۔ اور اس لحاظ سے وہ مومن ہو جاتا ہے۔ اس لئے بیعت کے وقت اس سے اقرار نبوت نہیں لیا جاتا تھا۔

مولوی محمد علی صاحب چونکہ مدعی ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیعت کے وقت ضرور اقرار نبوت لیتے تھے۔ اس لئے ان کا فرض ہے۔ کہ وہ اس کے ثبوت میں کوئی نص قرآنی یا حدیثی پیش کریں۔

خاکسار۔ قاضی محمد نذیر لائلپوری

مجلس خدام الاحمدیہ دہلی کا ایک وقار عمل

دو گھنٹہ میں ایک پناہ گاہ تیار کی گئی۔

"کسی جماعت کا یہ خیال کرنا کہ اس کے بعض افراد گندے ہیں اور بعض اچھے ہیں ایسا ذہین خیال ہے کہ اس سے زیادہ ذلیل اور نہیں ہو سکتا۔ اگر واقعی کسی کے اندر گند ہے تو اس کی اصلاح کرنی چاہیئے۔ لیکن اگر وہ اچھے ہیں۔ تو ان سے نفرت کرنا اپنے اوپر اور اپنی قوم پر ظلم ہے۔ چونکہ اپنے اپنے طور پر ہاتھ سے کام کرنے کی نگرانی نہیں ہو سکتی اس لئے میں نے تحریک کی تھی کہ قومی طور پر یہ کام کیا جائے۔ اور سڑکیں بنائی اور نالیاں درست کی جائیں تا نگرانی ہو سکے۔ اور دوسروں کو بھی تحریک ہو۔ اس کے سوا بھی اس میں کئی فائدے ہیں مثلاً جس قوم میں یہ عادت پیدا ہو جائے۔ اسکی اقتصادی حالت اچھی ہو جائیگی۔ اس سے سوال کی عادت دور ہو جائیگی۔ اس کے افراد میں سستی نہیں پیدا ہو گی۔ پھر جن لوگوں کی اقتصادی حالت اچھی ہو گی وہ چندے بھی زیادہ دے سکیں گے۔ اور بچوں کو تعلیم دلا سکیں گے اور اس طرح اُن کی اخلاقی حالت درست ہو گی۔ تو اس کے اور بھی بہت سے فوائد ہیں۔ مگر سب سے اہم امر یہ ہے۔ کہ اس سے مذہب کو تقویت ہوتی ہے۔ اور دنیا سے غلامی مٹتی ہے۔ جبتک دنیا میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جن کو ہاتھ سے کام کرنے کی عادت نہیں وہ کوشش کریں گے کہ ایسے لوگ دنیا میں موجود رہیں جو ان کی خدمت کرتے رہیں۔ اور دنیا ترقی نہ کرسے"

(فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

۱۔ دہلی کے مقامی حالات کی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے خدام الاحمدیہ اور افراد جماعت کا اجتماعی طور پر کسی کام کو کرنا نہایت دشوار نظر آتا ہے۔ مگر جب بھی جماعت کو کسی مقصد کے واسطے بلایا گیا۔ تو جس ذوق و شوق اور جوش و خلوص سے اس کا جواب ہر فرد جماعت کی طرف سے آیا۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندہ تعلیم کا ایک زندہ ثبوت ہے۔ اور جماعت کی زندگی پر دال۔

۲۔ ہوائی حملوں کے خطرہ کو دیکھتے ہوئے خدام الاحمدیہ دہلی نے اپنی ذمہ داری کو محسوس کیا۔ اور نگ وود کی کہ اس کیلئے مناسب انتظامات کئے جائیں۔ اس دوڑ دھوپ کے نتیجہ میں ایک جگہ ایسے تہ خانے دیکھے گئے جو کہ خطرہ کے وقت حفاظت کا مادی لحاظ سے ایک اچھا ذریعہ بن سکتے تھے۔ دہلی کے اے۔ آر۔ پی کے آنسیر انچارج اور پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کے انجنیروں کو موقعہ دکھایا گیا۔ اور ان کے ہم ممنون ہیں۔ کہ انہوں نے اس کی صفائی اس کے استحکام اور اس کی مضبوطی کے متعلق مفید مشورے دیئے۔ اس کے بعد فیصلہ ہوا۔ کہ ایکدن مقرر کر کے وقار عمل منایا جائے۔ ۔ مرحم

سرپرستی کی۔ صبح ساڑھے سات بجے دو گھنٹہ تک متواتر مٹی کھودنے اور ڈھونے کا سلسلہ جاری رہا۔ اور دو گھنٹوں میں ایک ۱۲ فٹ گہرے تنگ و تاریک تہ خانے میں سے تقریباً

مندرجہ ذیل احباب نوٹ فرمالیں

ذیل میں اُن اصحاب کے اسمائے گرامی درج کئے جاتے ہیں جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے یا ۲۰ جون ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان میں وہ اصحاب بھی شامل ہیں۔ جو بالعموم بذریعہ محاسب چندہ ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ تمام احباب کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش ہے۔ کہ اپنا نام دیکھ کر فوراً چندہ ارسال فرمادیں۔ جو دوست ۳۱ مئی ۱۹۴۲ء تک اپنا چندہ ارسال فرمائیں گے۔ اُن کی خدمت میں وی۔ پی ارسال نہیں ہونگے۔ لیکن جن اصحاب کی طرف سے اس تاریخ تک چندہ وصول نہ ہو گا۔ ہم انکی خدمت میں یکم جون ۱۹۴۲ء کو وی۔ پی ارسال کر دینگے۔ امید ہے۔ احباب جلد سے جلد چندہ ادا فرمانے کی کوشش کریں گے۔ خاکسار منیجر "الفضل"

- ۶۱ - چودہری غلام احمد خانصاحب
- ۱۶۱ - پیر حاجی احمد صاحب
- ۱۷۷ - ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب
- ۱۸۱ - منشی غلام حیدر صاحب
- ۲۹۱ - ملک سردار خان صاحب
- ۳۶۲ - بابو عبد الغفور صاحب
- ۳۷۷ - محمد امیر صاحب
- ۵۰۹ - شیخ محمد حسین صاحب
- ۶۲۰ - غلام محی الدین خانصاحب
- ۹۱۹ - ملک رسول بخش صاحب
- ۱۳۲۶ - ایم محمد رفیع صاحب
- ۱۵۴۰ - بابو حیات محمد صاحب
- ۱۷۴۱ - میاں جان محمد صاحب
- ۱۸۱۷ - بابو اللہ بخش صاحب
- ۱۸۳۸ - منشی بلند بخش صاحب
- ۲۰۴۵ - ایم محمد عظیم الدین صاحب
- ۲۱۷۴ - میر کلیم اللہ صاحب
- ۲۷۸۸ - چودہری افضل احمد صاحب
- ۲۸۶۲ - سلطان سرخرو صاحب
- ۳۲۴۷ - روشن الدین صاحب
- ۳۵۹۶ - مظفر الدین صاحب
- ۴۱۷۴ - محمد اقبال حسین صاحب
- ۴۷۵۹ - حافظ عبد السلام صاحب
- ۵۳۰۴ - چودہری غلام مرتضےٰ صاحب
- ۵۶۴۹ - منشی اللہ دتہ صاحب
- ۶۱۸۶ - جمعدار محمد خان صاحب
- ۶۳۲۰ - سید احمد حسن صاحب
- ۶۳۲۱ - بابو محمد عالم صاحب
- ۶۵۱۱ - ایم غلام مصطفےٰ صاحب
- ۶۷۰۰ - شمس الدین صاحب
- ۶۷۶۷ - بابو احمد اللہ خانصاحب
- ۶۹۳۲ - میر عبد الرحمن صاحب
- ۶۹۴۰ - میاں سلطان علی صاحب
- ۷۱۶۰ - ایم صاحب خانصاحب
- ۷۱۸۳ - کریم بخش صاحب
- ۷۲۳۳ - نور احمد خان صاحب
- ۷۲۵۷ - ڈاکٹر احمد خان صاحب
- ۷۵۴۳ - عبد الحمید صاحب
- ۷۷۸۷ - عطاء اللہ صاحب
- ۷۹۵۲ - احمد حسین سعید صاحب
- ۸۰۴۹ - ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب

کاغذ کی نایابی کا مسئلہ

اور

احباب سے ضروری درخواست

جنگ کی موجودہ صورتِ حالات نے باہر سے ہندوستان میں کاغذ کی درآمد کو بالکل ناممکن بنا دیا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے۔ کہ قریباً چار ماہ سے کوئی کاغذ ہندوستان نہیں پہنچا۔ انہی حالات کے پیش نظر حکومت ہند نے اخباری کاغذ کی اس مقدار میں جو اخبارات کے استعمال کیلئے مقرر ہے۔ مزید تخفیف عمل میں لانیکا تہیہ کیا ہے۔ کاغذ کی جو مقدار کسی اخبار نے گذشتہ سال کے دوران میں خرچ کی۔ اس پر پچیس فیصدی کمی تو پہلے ہو چکی ہے۔ اب مزید پچیس فی صدی تخفیف عمل میں لائی جارہی ہے۔ گویا کل مقدار گذشتہ سال کی نسبت نصف کر دی گئی ہے۔ لیکن احباب کو معلوم ہے۔ کہ ہمارا حجم وہی ہے۔ جو گذشتہ سال تھا۔ اور ہماری دلی خواہش ہے۔ کہ موجودہ حجم کو جس طرح ممکن ہو سکے قائم رکھا جائے۔ اخباری کاغذ کی اس پچاس فی صدی کمی کو دوسرے کاغذ سے پورا کرنے کیلئے ہمارے لئے جو مشکلات کاغذ کی موجودہ گرانی اور نایابی کے زمانہ میں پیش آسکتی ہیں۔ اُن کا اندازہ ہر دوست اپنے تئیں بخوبی لگا سکتا ہے۔

پنجاب کے دوسرے روزانہ اخبارات نے اپنی قیمتوں کو ڈیوڑھا کر دیا ہے۔ مگر "الفضل" کی قیمت اب بھی وہی ہے۔ جو جنگ سے پہلے تھی۔ پس ایسے حالات میں جبکہ ہم حوادث کا مقابلہ کرتے ہوئے الفضل کے بقا کیلئے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ کیا احباب کا فرض نہیں۔ کہ اس جدوجہد میں ہمارے ساتھ تعاون فرمادیں۔ اور اپنے اس واحد جماعتی روزنامہ کی توسیع اشاعت کی طرف متوجہ ہوں۔ چندہ کی بروقت ادائیگی کو اپنا شعار بنائیں۔ اور اگر ہو سکے تو مالی اعانت بھی فرمائیں۔

ہمارے لئے یہ امر بڑے افسوس کا باعث ہے۔ کہ بعض خریدار اصحاب چندہ کی ادائیگی میں غفلت سے کام لیتے ہیں۔ اور بہت سے دوست جو اپنی سہولت کے پیش نظر یکمشت چندہ ادا کرنے کی بجائے ماہوار ادائیگی کرتے ہیں۔ باقاعدگی اختیار نہیں فرماتے اور بعض دوست ہماری چیخ و پکار کے باوجود نہایت بے اعتنائی سے وی۔ پی واپس کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح دفتر کو نقصان پہنچانے کا موجب بنتے ہیں۔

ہم احباب سے مؤدبانہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ وقت کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے ہمارے ساتھ ہر ممکن تعاون فرمادیں۔ ہمیں خوشی ہے۔ کہ بعض دردمند دل رکھنے والے اصحاب چندہ کے علاوہ ماہوار اعانت کے طور پر بھی کچھ نہ کچھ رقم ارسال فرماتے رہتے ہیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار منیجر "الفضل"

۸۰۷۵ - رشید احمد صاحب
۸۱۵۰ - منشی غلام محمد صاحب
۸۳۷۰ - بابو عبد الرزاق صاحب
۸۴۷۶ - ڈاکٹر فضل کریم صاحب
۸۶۴۲ - شیخ محمد حسین صاحب
۸۷۲۰ - بابو محمد منیر صاحب
۸۸۸۱ - چودہری غلام محمد صاحب
۹۰۷۷ - سید حسام الدین احمد صاحب
۹۰۹۴ - ایم - اے جلیل فیضی صاحب
۹۱۲۳ - محمد حسین خان صاحب
۹۱۲۴ - بابو عنایت الٰہی صاحب
۹۱۷۰ - خادم علی صاحب
۹۲۴۷ - بابو عطاء اللہ صاحب
۹۲۷۳ - ملک شیر محمد صاحب
۹۲۸۶ - سید محمد حسین صاحب
۹۳۲۶ - چودہری عبد الحی خانصاحب
۹۳۵۱ - بابو شکر الٰہی صاحب
۹۴۴۳ - محمد صاحب حکیم
۹۵۰۰ - چودہری محمد حسین صاحب
۹۵۹۸ - سید تاج حسین صاحب
۹۶۰۵ - مولوی محمد علی صاحب
۹۶۶۹ - میاں نبخ خانصاحب
۹۶۸۷ - ایم محمد حسین صاحب
۹۷۳۵ - شیخ فضل حق صاحب
۸۷۶۴ - رکن الدین صاحب
۹۸۰۸ - پریذیڈنٹ صاحب
۹۰۲۰ - محمد الدین صاحب
۹۸۴۸ - ڈاکٹر نور احمد صاحب
۹۸۵۶ - رشید محمد خانصاحب
۹۹۵۴ - منشی برکت علی صاحب
۱۰۰۷۵ - ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب
۱۰۱۷۷ - امیر جماعت احمدیہ
۱۰۱۷۸ - ڈاکٹر محمد رمضان صاحب
۱۰۲۵۱ - چودہری رحمت علی صاحب
۱۰۳۱۱ - شیخ نواب الدین صاحب
۱۰۳۴۰ - چودہری غلام حیدر صاحب
۱۰۳۵۱ - صوفی (ایم) بشیر احمد صاحب
۱۰۳۷۶ - ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب
۱۰۴۹۷ - میر عبد السلام صاحب
۱۰۶۳۲ - راجہ محمد افضل خانصاحب
۱۰۶۸۳ - صوبیدار ڈاکٹر ظفر حسن صاحب
۱۰۷۲۱ - حافظ سخاوت علی صاحب
۱۰۷۷۸ - بابو ولی محمد صاحب

۱۰۷۹۶ - میاں غلام رسول صاحب
۱۰۸۰۴ - سید فیاض حیدر صاحب
۱۰۸۷۵ - محمد شریف صاحب
۱۰۸۸۵ - ظفر اللہ خانصاحب
۱۰۸۸۸ - بابو رحمت اللہ صاحب
۱۱۰۵۵ - چودہری غلام محمد خان صاحب
۱۱۴۳۴ - شیخ محمد صاحب
۱۱۵۷۹ - محمد بخش صاحب
۱۱۶۲۴ - عبد الحکیم صاحب
۱۱۶۹۸ - محمد بخش صاحب
۱۱۷۰۳ - ملک احمد خانصاحب
۱۱۷۷۷ - مرزا رمضان علی صاحب
۱۱۷۸۰ - ابو البشیر رحمت اللہ صاحب
۱۱۷۸۵ - احمد علی صاحب
۱۱۸۱۰ - محمد جمشید صاحب
۱۱۸۵۷ - میاں محمد حسین صاحب
۱۱۸۶۸ - میر امان اللہ صاحب
۱۱۸۸۸ - ڈائرکٹر انفارمیشن بیورو
۱۱۹۹۶ - چودہری محمد یوسف خان صاحب
۱۲۱۰۲ - ڈاکٹر محمد دین صاحب
۱۲۲۰۴ - بابو قاسم الدین صاحب
۱۲۲۵۵ - میاں محمد شفیع صاحب
۱۲۳۰۰ - چودھری اللہ دتہ صاحب
۱۲۳۰۵ - بابو گلاب خانصاحب
۱۲۳۰۸ - چودھری اللہ داد خان صاحب
۱۲۳۶۹ - ملک عطاء اللہ صاحب
۱۲۳۷۰ - صفیہ بیگم صاحبہ
۱۲۴۰۴ - ملک خدا بخش صاحب
۱۲۴۴۴ - محمد اسماعیل صاحب معتبر
۱۲۴۶۶ - ڈاکٹر مدار بخش صاحب
۱۲۵۲۹ - چودھری جان محمد صاحب
۱۲۵۳۷ - ایم نور الٰہی صاحب
۱۲۵۵۰ - عبد الحق صاحب
۱۲۵۹۰ - محمد الدین صاحب
۱۲۶۰۴ - چودہری حبیب اللہ خان صاحب

۱۲۶۲۳ - بابو محمد شریف صاحب
۱۲۶۸۸ - محمد شفیع صاحب
۱۲۷۰۸ - محمد علی صاحب
۱۲۷۳۷ - مرزا عطاء اللہ صاحب
۱۲۷۴۶ - چودھری محمد عبد اللہ صاحب
۱۲۷۹۶ - ملک محمد سعید خان صاحب
۱۲۸۲۳ - حافظ مبین الحق صاحب
۱۲۸۳۴ - میاں عبد الرشید صاحب
۱۲۹۵۵ - ماسٹر اللہ بخش صاحب
۱۳۰۱۷ - سعد اللہ خانصاحب
۱۳۰۶۰ - قریشی احمد شفیع صاحب
۱۳۰۶۱ - محمد رمضان صاحب
۱۳۰۶۴ - نواب الدین صاحب
۱۴۰۶۲ - بابو عبد العزیز صاحب
۱۴۰۹۳ - مسٹر اللہ داد خان صاحب
۱۴۰۸۳ - الیس عبد الحی صاحب
۱۴۰۹۶ - شیخ محمد ابراہیم صاحب
۱۴۱۱۷ - غلام احمد صاحب
۱۴۱۷۹ - محمود احمد ناصر صاحب
۱۴۱۹۵ - میاں عبد الحق صاحب
۱۴۲۲۶ - محمد عبد اللہ صاحب
۱۴۲۲۸ - ایم عبد الواحد صاحب
۱۴۲۵۲ - ایم - احمد صاحب
۱۴۲۶۵ - مولوی غلام احمد صاحب
۱۴۳۲۵ - فیض الحق صاحب
۱۴۴۳۰ - سید فیاض حق الدین صاحب
۱۴۴۳۶ - مولوی نظام الدین صاحب
۱۴۴۶۶ - چودھری غلام اللہ صاحب
۱۴۴۸۰ - مرزا ظفر احمد صاحب
۱۴۵۱۸ - محمد اسلام صاحب
۱۴۵۲۳ - مسٹر منظور احمد صاحب
۱۴۵۲۷ - ملک صفدر علی خانصاحب
۱۴۵۳۳ - محمد حسین صاحب
۱۴۵۳۴ - چودہری سردار احمد صاحب
۱۴۵۳۵ - مولوی محمد عبد اللہ صاحب
۱۴۵۴۱ - عبد الکریم صاحب
۱۴۵۸۲ - میاں غلام سرور صاحب
۱۴۵۸۳ - منشی برکت علی صاحب

۱۵۵۹۷ - الیس ایم زکریہ صاحب
۱۴۵۹۹ - خواجہ محمد اسماعیل صاحب
۱۴۶۱۱ - چودہری شاہ نواز صاحب
۱۴۶۵۶ - ماسٹر احمد خان صاحب
۱۴۶۷۴ - راجہ محمود احمد امجد صاحب
۱۴۶۸۵ - چودہری سردار احمد خانصاحب
۱۴۶۹۸ - ” فضل الٰہی صاحب
۱۴۶۹۹ - حاجی اللہ بخش صاحب
۱۴۷۰۰ - محمد سعید صاحب
۱۴۷۰۸ - بابو محمد لطیف صاحب
۱۴۷۳۲ - چودہری یوسف علی خانصاحب
۱۴۷۳۴ - ” خوشی محمد صاحب
۱۴۷۵۰ - شیخ فضل کریم صاحب
۱۴۷۶۴ - غلام رسول صاحب

۱۴۷۷۱ - شیخ غلام محی الدین صاحب
۱۴۷۸۳ - غلام مولا خادم صاحب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دہلی - ۱۱ مئی - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے - کہ کل مشرقی آسام کے مضافات میں ایک چھوٹے سے قصبہ پر جاپانیوں نے ہوائی حملہ کیا - معمولی ساجانی و مالی نقصان ہوا - کچھ فوجی نقصان بھی ہوا - برما میں برطانی فوجیں ابھی تک دریائے چندوین کی وادی میں شمال کی طرف پیچھے ہٹ رہی ہیں - خبریں آرہی ہیں کہ دشمن نے کئی جال بچھائے ہیں - اور اتحادی فوجوں کو گھیرنے کی کوشش میں ہے - مگر کوئی ایسی خبر نہیں - کہ ہماری فوج کٹ گئی ہو - ٹونگوئی میں جو چینی فوجیں تھیں - وہ مختلف گوریلا دستوں میں تقسیم ہوگئی ہیں - اور شمال کی طرف ہٹنے کا رستہ نکالنے کے لئے لڑ رہی ہیں - رائل ایر فورس نے گذشتہ ہفتہ برما میں جاپانی فوج بردار کشتیوں اور فوجی کیمپوں پر ہزاروں بم گرائے - چینی فوجیں اب بھی مانڈلے کی طرف حملے کر رہی ہیں ✦

سڈنی - ۱۱ مئی - بحیرۂ کورل میں جاپانی شکست پر گو خوشی منائی جا رہی ہے مگر آسٹریلیا کے اخبارات لکھ رہے ہیں - کہ ابھی خطرہ ہے کہ جاپانی اس کا انتقام لینے کے لئے پھر بحری حملہ کریں گے - جاپان کے پاس جنگی اور طیارہ بردار جہاز اب بھی زیادہ ہیں ✦

ملبورن - ۱۱ مئی - معلوم ہوا ہے - کہ جاپانیوں نے آسٹریلیا کے مشرقی ساحل پر باقاعدہ چڑھائی کرنے کی کوشش شروع کر رکھی تھی - جسے بحیرۂ کورل کی جنگ نے ناکام کر دیا - کہا جاتا ہے - کہ اس جنگ میں فریقین کے بیڑوں نے نئی نئی ایجادوں سے کام لیا - اس بحری جنگ کی مثال دنیا کی تاریخ میں ملنی مشکل ہے - اس میں جاپانیوں کے اٹھارہ جہازوں کے علاوہ دو آبدوزیں بھی غرق ہوگئیں - ایک امریکن طیارہ بردار نیز ایک جنگی جہاز ڈوب گیا ✦

برلن - ۱۱ مئی - یہاں کے باخبر حلقوں کی رائے ہے کہ جرمنی میں اب فوجی پارٹی کے سرکردہ ارکان کا قتل عام شروع ہونے والا ہے - اور ملک میں بے چینی کے احتمال کو معدوم کرنے کے لئے ان سب کو ٹھکانے لگا دیا جائے گا - اب اہل جرمنی میں وہ یکجہتی اور اتحاد نہیں - جو ابتدائے جنگ میں تھا ✦

دہلی - ۱۱ مئی - آج برما کے گورنر نے ایک بیان میں کہا - کہ برمی پبلک نے کسی بڑی غداری کا مظاہرہ کسی موقع پر بھی نہیں کیا - جو چند لوگ دشمن سے ملے - وہ بیکار ہیں دھر لئے گئے - سول حکام اور وزراء نے ملٹری سے پورا پورا تعاون کیا - اور تمام سرکاری اداروں کو نہایت خوش اسلوبی سے چلایا گیا ✦

برلن - ۱۲ مئی - جرمن نیوز ایجنسی نے بیان کیا ہے - کہ امریکہ نے مارٹینک کے فرانسیسی ہائی کمشنر سے مطالبہ کیا ہے - کہ اہم مقامات پر امریکن فوجیں رکھنے کی اجازت دی جائے - ان مقامات کا فوجی کنٹرول امریکن افسروں کے حوالہ کر دیا جائے - جو فرانسیسی جہاز مارٹینک میں لنگر انداز ہیں - انہیں غیر مسلح کر کے منتشر کر دیا جائے اور فرانسیسی ٹینکر امریکہ کے حوالہ کر دیئے جائیں - نہر پانامہ کے مشرق میں مرکزی امریکہ سے لیکر جنوبی امریکہ تک چھوٹے چھوٹے جزیروں کا ایک سلسلہ ہے - اس سلسلہ کے جنوبی حصہ میں "مارٹینک" کا جزیرہ ہے - جو باقی فرانسیسی جزائر کا صدر مقام بھی ہے ✦

لنڈن - ۱۱ مئی - بوڈاپسٹ ریڈیو کے بیان کے مطابق جاپان میں ٹوکیو کے شمال مغرب میں آتش فشاں پہاڑ پھٹا ہے - جو نہائت خوفناک لاوا اگل رہا ہے ✦

دہلی - ۱۱ مئی - حکومت ہند نے اعلان کیا ہے - کہ اگر کسی شخص کو جنگی محکمہ کا پیغام بر کبوتر مشکل میں نظر آئے - تو اسے پکڑ کر قریب ترین تھانہ میں پہنچا دے - جنگی محکمہ کے کبوتروں کی ایک ٹانگ پر دھات کا ایک چھلہ ہوتا ہے - جس پر تفاصیل لکھی ہوتی ہیں - یہ بھی ممکن ہے کہ کسی پیغام بر کبوتر کا شناختی چھلا نہ ہو تاہم اسے پکڑ کر تھانہ میں پہنچانا ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت ضروری ہے ✦

لاہور - ۱۱ مئی - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے - کہ کانگڑہ - دہلی ریلوے لائن کے پٹھان کوٹ نگروٹہ سیکشن کو بند نہیں کیا جائے گا ✦

لنڈن - ۱۱ مئی - مسٹر چرچل نے آج اپنی قوم کے نام ایک براڈکاسٹ میں کہا کہ اگر جرمنی - نے روس کے خلاف گیس کا استعمال کیا - تو ہم اس کا خوفناک انتقام لیں گے - ہم نے گیس کی جنگ کی زبردست تیاری کی ہے - مگر ہم ابتدا نہیں کریں گے - اور اگر جرمنوں نے یہ کھیل شروع کیا - تو اس کے فوجی مراکز تباہ کر دیئے جائیں گے - اپنی جنگی تیاریوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا - فرانس کی شکست کے وقت ہمارے دوستوں کو بھی ہماری تباہی کا یقین تھا - لیکن ہم نے ہمت نہ ہاری - اور آج ہم پورے طور پر مسلح ہیں - اور ہمارے اتحادی بھی زبردست ہیں - اور ہماری فتح یقینی ہے - یہ علیحدہ بات ہے - کہ فتح کب اور کس طرح حاصل ہو - روس میں چند ماہ کی جنگ میں جرمنی کو جو شدید نقصان ہوا ہے - اتنا ساری گذشتہ جنگ عظیم میں نہ ہوا تھا - اسوقت روسی فوجیں پہلے سے کہیں زیادہ طاقتور ہیں - اور امریکہ و برطانیہ سے روس کو ہزاروں ٹینک و ہوائی جہاز بھیجے گئے ہیں - ہٹلر نے بمباری سے انگلستان کے شہروں کو برباد کر دینے کی دھمکیاں دیں - اور اس کی کوشش بھی کی - لیکن اب اس کی طاقت ڈھل چکی ہے - وقت آگیا ہے - جب ہم جرمنی پر اس سے دس گنا بلکہ سو گنا زیادہ بم باری کریں گے ✦

واشنگٹن - ۱۱ مئی - امریکن پریس نے مسٹر چرچل کی تقریر کو بہت اہمیت دی ہے - نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے کہ مسٹر چرچل نے آج تک اسقدر اطمینان اور دلجمعی کے ساتھ کبھی تقریر نہ کی تھی ✦

واشنگٹن - ۱۱ مئی - امریکن محکمۂ جنگ نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ جاپان کے شہروں پر بم باری کرنیوالے جہاز امریکہ کے تھے - ان حملوں سے کئی اہم مقامات پر زبردست آگ لگ گئی - جو مسلسل دو روز جلتی رہی - ٹوکیو ریڈیو کے بیان کے مطابق ان حملوں کیوجہ سے تین چار ہزار جاپانی ہلاک یا زخمی ہوگئے - اور عوام کو تحریک کی گئی - کہ وہ خدا تعالیٰ سے بارش کی دعا کریں - تا آگ فرو ہو سکے ✦

امرتسر - ۱۱ مئی - آج یہاں گندم ۶/۸/۴ ✦ نخود - /۶/۴ ✦ سونا - /۸/۴۹ ✦ چاندی - /۰/۷۷ اور پونڈ - /۱۰/۳۶ ہے ✦

لاہور - ۱۱ مئی - فیڈرل کورٹ نے پنجاب کے بے نامی ایکٹ کا فیصلہ سنایا ہے - اور بعض امور کی وضاحت کیلئے یہ کیس دوبارہ ہائی کورٹ میں بھیجدیا ہے تاہم اس نے قرار دیا ہے - کہ اگر زراعت پیشہ بے نامی دار بھی اسی ضلع کا باشندہ ہو - یا اس ضلع میں اس کی ملکیت اراضی بھی واقع ہو - جہاں کہ بے نامی اراضی واقع ہے - تو یہ قانون اس پر اطلاق پذیر نہ ہو سکے گا ✦

پشاور - ۱۱ مئی - صوبہ سرحد کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر خان صاحب کانگرس سے مستعفی اور پبلک لائف سے ریٹائر ہوگئے ہیں - اور اس کی وجہ یہ ہے - کہ بعض لوگوں کی طرف سے ان کی لڑکی کے ایک دیسی عیسائی کے ساتھ شادی کرنے پر لے دے کی گئی ہے - آپ نے اس شادی کو پسندیدہ قرار دیا ہے ✦

لنڈن - ۱۱ مئی - برطانی ہائی کمانڈ نے جاپانیوں کے اس دعویٰ کی تردید کی ہے - کہ دریائے چندوین کے علاقہ میں برطانی فوجوں کو محاصرہ میں لے لیا گیا ہے ✦

لنڈن - ۱۱ مئی - فرانسیسی انقلاب پسندوں نے پیرس کے قریب ایک ریڈیو سٹیشن کو ڈائنامیٹ سے اڑا دیا ✦

برلن - ۱۱ مئی - اٹلی اور فرانس میں زبردست کشیدگی پیدا ہوگئی ہے اور مارشل گوئرنگ حالات کو سلجھانے کیلئے پیرس آیا ہے ✦

لنڈن - ۱۱ مئی - مسٹر چرچل کی براڈکاسٹ تقریر کے نتیجہ میں یہ تحریک زور پکڑ رہی ہے کہ لوگوں کو ہر وقت گیس کے نقاب پاس رکھنے چاہئیں ✦

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر :- غلام نبی ✦